باقیات صالحات
امیر التبلیغ رح

علم، عمل اور یقین

مرتب :- مولانا محمد یعقوب القاسمی فاضل حقانیہ۔ پشاور شہر

رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۱۸ر اپریل ۱۹۶۳ء بروز جمعرات دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے وسیع وعریض دار الحدیث (ہال) میں علماء کرام وطلباء سے خطاب فرمایا۔ جو دار العلوم میں ان کا آخری خطاب تھا۔ یہ تقریر مختصراً حقر نے نوٹ کرلی تھی جو ہدیہ ناظرین ہے۔ فقط احقر القاسمی عفی عنہٗ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ——— اما بعد

میرے بھائیو اور دوستو! اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مجھے یہاں لایا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اتنی علیم ہے کہ اور کوئی نہیں۔ اس نے دریا بنائے، سمندر بنائے، پہاڑ بنائے۔ جنت و دوزخ بنایا۔ زمین و آسمان کو دیکھ کر اگر انسان جاننا چاہے تو نہیں جان سکتا۔ کیونکہ اس نے جان کر بنایا ہے۔ اس نے اپنے علم کے مطابق یہ عالم بنایا۔ تو وہی اس کے ظاہر و باطن کے عالم اور دانا ہیں ———

بھائیو! علم جو آپ حاصل کر رہے ہیں اس سے انتفاع کیلئے دو باتیں ضروری ہیں، ایک یقین اور دوسرا عمل ——— اگر یہ دونوں حاصل ہو جائیں تو منافع کے دروازے کھلتے ہیں۔ جیسے آجکل کے انسان ہیں مختلف شکل وصورت رکھتے ہیں اور مختلف علوم رکھتے ہیں۔ زمین والے زمین کا علم رکھتے ہیں۔ سائنس والے سائنس کا علم رکھتے ہیں۔ مگر نفع سب یقین کے ساتھ ہی لیتے ہیں ———

دوستو! آپ یہاں دار العلوم میں علم دین سیکھ رہے ہیں۔ اس علم دین کے منافع

کے لئے "یقین" ضروری ہے۔ اپنے یقین کو علم کے مطابق بنائیں۔ اسی طرح اپنے آپ کو اور ۲۴ گھنٹوں کے اعمال کو اس علم کے مطابق بنانا ضروری ہے۔ اور سب کچھ اُسی کی ذات سے وابستہ کردیں۔ جب ایسا ہو تو "غنا" کے دروازے کھل جائیں گے۔

اگر اس علم کے مطابق اس سے فائدہ لیں تو اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے دے گا، بڑی نعمتیں دے گا، راضی ہوجائے گا، اونچا کرے گا ــــــ

بھائیو! یہ تمام مخلوقات فانی ہے۔ عالم میں تغیر اور فساد آتا رہتا ہے ــــــ "علم" اس مخلوقات سے فائدہ حاصل کرنا نہیں بلکہ اس کی علم دینے والی ذات سے فائدہ حاصل کرنا ہے ــــ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لاریب فیہ ط اب اگر تقویٰ و توکل اور صبر ہوگا تو زندگی سبنے گی۔ یہ سب لاریب فیہ ط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مختلف نقشے بتلائے۔ کہیں صنعت و حرفت کے خلاف نقشہ تبلایا۔ کہیں اور۔ لیکن اعمال کا نقشہ بتلاکر اُس کے ساتھ اپنی قدرت کا ذکر کیا ــــ

اللّٰھمّ مالک الملک تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممّن تشاء و تعزّ من تشاء و تذلّ من تشاء ط بیدک الخیر ط انّک علیٰ کلّ شیئٍ قدیر ط

سب چیزوں میں تغیر و تبدل اللہ تعالیٰ کرتے ہیں۔ کسی کی زندگی بناتے ہیں کسی کی بگاڑتے ہیں۔ لہٰذا اپنے اعمال کو چیزوں سے وابستہ نہ کریں۔ چیزیں مٹ جائیں تو ایسے اعمال بھی مٹ جائیں گے۔ بلکہ اعمال کے لئے "قدرت" کو نگاہوں میں رکھیں اور اعمال کو مرضئ قدرت کے تابع بنادیں۔ جو عمل قدرت کی موافقت میں استعمال ہوگا وہ فائدہ دیگا۔

بھائیو! جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں علم میں لگایا تو اس کے لئے "یقین و ایمان" ضروری ہے۔ مگر آجکل یہ رہا نہیں ــــ زبانی یاد کر دیا ــــ صحابہ کرامؓ کو یقین تھا۔ ایمان کامل تھا تو زہر بھی کھا کر دکھا دیا۔ جنگلوں میں گھس گئے۔ شیروں کی پرواہ نہ کی۔ یہ یقین و ایمان ہے جو آجکل نایاب ہے۔

علم کی افتتاح ایمانیات سے ہے۔ مکہ مکرمہ میں ابتدا صرف چار مسلمان تھے۔ تکالیف برداشت کیں۔ مگر وہ تبلیغ کرتے رہے۔ اس لئے کہ ایمانیات ان کو حاصل تھی۔ فرو عات اور حرام و حلال کا علم بعد میں آیا۔ پہلا سبق ان کو لا الٰہ الا اللہ کا ملا۔ یہ نقشہ اپناؤ تب تمام فتوحات حاصل ہوں گی۔ جب ایمان کامل تھا تو دوزخ کا بیان کرتے ہی آگ آنکھوں

کے سامنے آگئی۔ اسی طرح اگر جنت کا بیان ہوتا تو جنت سامنے آگئی۔ ایمانیات کا نقشہ جم جانے کے بعد اعمال آئے۔ یہ جو آپ علم حاصل کرتے ہیں یہ صرف وسائل ہیں۔ کہ وسائل کے بغیر مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ صرف و نحو۔ ادب وغیرہ "علم" کے لئے ضروری ہیں۔ مگر یہ علوم پڑھ کر آپ عالم نہیں بن گئے۔ بلکہ یہ علوم قرآن و حدیث کے وسائل اور رہبر ہیں۔ علم تو بڑھا مگر مشاہدات نہیں بڑھے، یقین نہیں بڑھا۔ "عمل اور یقین" حاصل ہونے کے بعد اسے اوروں تک پہنچانا ہے۔ کہ امت کے عمل کو صحابہؓ کے عمل ان کے یقین کو صحابہؓ کے یقین کے مطابق بنا دیں۔ آج پھر جاہلیت والے ماحول نے اسلامی معاشرہ کو خراب کر دیا ہے۔ باپردہ عورتیں بے پردہ ہو گئیں —— پہلے زمانہ میں تعلیم امت کے اندر تھی اب اس طرح نہیں۔ وہ ایک دوسرے کا ادب کرتے تھے۔ ہر ایک یہ کہتا تھا کہ میرا استاد ہے۔ اس سے میں نے فلاں فلاں پڑھا۔ اس طرح وہ سود رشوت وغیرہ چھوڑ دیتے تھے۔ برے اعمال چھوڑ دیتے تھے۔ نیک اعمال کرتے تھے —— جس طرح علماء آجکل طلباء کے استاد ہیں۔ پہلے ساری امت کے "استاد" تھے۔

طالب العلم بھائیو! اگر چھٹی کا وقت امت کی تعلیم میں صرف کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ سب سے پہلی تعلیم یہی تھی صحابہ کرامؓ کی۔ اگر تھوڑا تھوڑا کتابوں سے عملاً دہرائیں تو ایمانیات حاصل ہوں گی ——

ہمیں دنیا کے یقین کو ہٹا کر "خدائی یقین" اپنانا ہے۔ پالنے والا وہی ہے۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ ط۔ عبادت کا حق اسی کا ہے۔ اعمال کو پالنے والے بندوں سے خوش ہو کر انہیں پالتا ہے —— اللہ تعالیٰ ہمیں یقین و عمل کی دولت نصیب فرمائے —— آمین یا الہ العالمین ——

بقیہ: بیمۂ زندگی کی شرعی حیثیت

احتیاط کا پہلو راجح ہے۔ حضورؐ نے ایسے ہی معاملات کے بارے میں فرمایا ہے۔ کہ ما اجتمع الحلال والحرام الا وقد غلب الحرام علی الحلال۔ اسی سے علماء اصول حدیث اور اصول فقہ نے یہ قانون بنایا ہے۔ کہ بوقت تعارض محرم کو مبیح پر ترجیح حاصل ہوگی۔ فقط ——